سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۱۲/۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹرز
میکلوڈ روڈ ۔ لاہور
پادری ڈبلیو ۔ جے کلارک صاحب
ایم ۔ اے (ایمپرس روڈ ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے ۔
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام ایڈیٹرز
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۔ ۲۷ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۹

رباعیات منت

قہر اُس کا بُرا اُس کا غضب بہتر ہے ۔ بد اُس کا عتاب اس کا لقب بہتر ہے
یہ دھوپ میں ڈالتا ہے وہ سایہ میں ۔ انسان سے انتظام رب بہتر ہے

بہتیرے تو تیرے ناز کے ہیں پالے ۔ کچھ نذر کے کچھ نیاز کے ہیں پالے
لیکن ہوا ہوش تب تو یہ بھید کھلا ۔ ہم ایسے تو تیرے راز کے ہیں پالے

وادی صحرا پہاڑ چٹیل میدان ۔ نالے ندی جھیل آبشار چوآن
احساس حضوری کا یہ دیتے ہیں مگر ۔ یک سوئی ہو دل میں تو ہو تیری پہچان

کیا تختی ہے دیکھی نہ مٹے کے نیچے ۔ گو ہم نہیں وس بات لگنے کے نیچے ۔
ہے علم الٰہی میں ابھی تک یہ سبق ۔ خالی الف اک نقطہ ہے بے کے نیچے

افزوں جھگڑے از ین نادانی ہیچ ۔ نا یہ برو جز آب پشیمانی ہیچ
منت ہمیں اک اہلیت راست نشان ۔ دانی کہ بدانی ونہ دانی ہیچ

کل علم پڑھے جہاں کے لاحاصل ہو ۔ ماہر ہوئے ہر زباں کے لاحاصل ہے
ایل ۔ او ۔ وی ۔ ای کے چار حرفوں کے بغیر ۔ علامہ ہوئے زماں کے لاحاصل ہے

یاد آرچہ ہادی حقیقت کردآگاہ ۔ ہستی وعدم را چہ نمود است اوراہ
از گفتن لا الٰہ کن ترک وجود ۔ باز آئے بجود چو گفت الا اللہ

تا ہست کہیں در تو سماں میگوینہ ۔ جو ہر نئی عرضی تو چناں میگوینہ
باشد کہ یکے روز شود خلع ز تو ۔ اے جسم تراخلعتِ جاں میگوینہ

گر اصل حق بدانہ آں راچہ عجب ۔ فرق من و تو میانِ شاں راچہ عجب
احساس تنم نہ کرد خود پیراہنم ۔ جان در تن و تن ندید جانش راچہ عجب
بغض آب ازں برکہ کیں ست کہ نیست ۔ ایں فضل از اں قطع زمیں ست کہ نیست
انتیک وبدش میکند اگر زسخن ۔ دل را زباں نستے ایں ست کہ نیست

آئینہ فتوحات احمدیہ

گذشتہ سے پیوستہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کا استفسار اس امر واقعی کی بہ نسبت تھا کہ بقول مرزا صاحب پادریوں کا وجود آپ کے اور آپ کے چیلوں کے دلائل سے مٹ جانا چاہیے تھا ۔ مگر یہ آواز کیسی ہے جو آج ہم سن رہے ہیں ۔ مسیحی پادری مرزائی اُمت کو مباحثوں کے لیے چیلنج دے رہے ہیں اور مفتی محمد صادق صاحب جیسے جانباز قادیانی اُن کے مقابلہ سے جی چُراتے ہیں ۔ بجواب اس کے پیغام صلح کا ولایتی فتوحات کی ڈینگیں مارنا اور خلاف واقعات پادریوں کو شکست خوردہ قرار دینا مکابرہ بمقابلہ بدیہی ہے جس کے برخلاف قرآنی فیصلہ بھی یہی ہے کہ مسیح ابن مریم کے متبعین ہی تا قیامت غالب رہینگے ۔ نہ کہ کسی مسیح ابن غلام مرتضےٰ کے اتباع غور سے سُنیئے ۔ "اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی ۔ ۔ ۔ ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ" ۔ رہی آپ کی یہ مشکل کہ مسیح ناصری آسمان سے اُتر کر کن خنازیر کو قتل کریگے سو اس کا حل یہ ہے

کہ اگر قادیانی مسیح کے خنازیر اس کے مخالفین پادری لوگ ہیں تو مسیح ناصری کے سؤر بھی اس کے اور اس کی مسیحیت کے مخالفین اعنی۔۔۔۔ لوگ کیوں نہ مان لئے جائیں۔ پس مسیح ناصری جب آسمان سے نازل ہونگے تو انہیں سؤروں کو ہلاک کرینگے جو کسی بدروح یا مخالف مسیح کی رُوح کے محل ہوں۔ اس کی سند انجیل سے لیجئے (۲ تسلونیکی ۱: ۷-۹ و ۲: ۸-۱۰) اور مسیح ناصری کی فتح قادیانی مسیح کی طرح دشمنوں کو کوسنے اور کاغذی میدان میں قلمی گھوڑوں کے جوہر دکھانے پر موقوف نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسی اعجازی فتح کسی پنجابی مسیح کا حصہ ہی ہوسکتی ہے کہ جو مخالفین بھی اسی دم خم کے ساتھ موجود ہیں اور اُن کی تحریروں میں مخالفانہ دعاوی و لاجواب دلائل بھی موجود۔ مگر قادیانی مسیح نے بزعم خود اپنی قلمرو میں بیٹھے بٹھائے شمشیر قلم سے ہی تمام پادریوں کے سر قلم کر دیئے۔ ممکن ہے کہ آپ نے بحیثیت کُل پادری کا لفظ کسی کاغذ پر لکھ کر چھو منتر سے یک قلم اُسے قلم زن کر دیا ہو اور یوں کُلی طبعی کے افراد پر نہیں تو بحیثیت مجموعی کُل منطقی پر ہی فتح پاکر معجزانہ طور پر مخالفوں کو نیچا دکھا چکے ہوں۔ پس مرزائی مسلمات کی بنا پر مسیح ناصری کے خنازیر کا پتہ لگا لینا تو چنداں مشکل نہیں۔ مگر مرزائی خنازیر کے متعلق دو مشکلیں ضرور حل طلب رہ جاتی ہیں امید ہے کہ مدیر پیغام یا اُن کے پیر بھائی الفضل انہیں کسی طرح سے حل کر دکھائینگے (۱) لفظ خنزیر جس وقت سے کہ اُس کے واضع نے اُسے وضع کیا آجتک کبھی مسیحی پادریوں کے لئے مستعمل ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ہوا ہے تو ثبوت درکار ہے اور اگر نہیں تو مرزائی علم الٰہی میں اس منقول خاص کی کوئی معقول وجہ بتائیں اور اس حقیقت پر بھی روشنی ڈالیں کہ احادیث میں بھی آپ کے اس خیال کی تائید موجود ہے یا آپ کی مسیحائی بس قائل کی منشا کے برخلاف کسی قول کی من گھڑت تاویل پر ہی فتح ہے (۲) لفظ قتل سے ایک تو مطابق وضع کسی جسم کا قتل کیا جانا مراد ہوتا ہے۔ دوسرے التزامی صورت میں کسی معشوق کے اپنے سینہ بخت عاشق کو چکنا چور کر دینے پر بولا جاتا ہے۔ پہلی قسم کا قتل آلہ معروف سے اور دوسری قسم کا خنجر حُسن سے کیا جاتا ہے۔ ہر دو صورت فعل قتل کا مفہوم ظاہر ہے۔ مگر قادیانی مسیح کے اعجازی حربہ یعنے شمشیر قلم سے قتل کر ڈالنے کا معمہ حل طلب ہی رہ جاتا ہے اور اس کے اثر کا بجائے فعل کے انفعال ہونا بھی ایک قادیانی کرشمہ ہے۔ کیونکہ خود قاتل ہی اس اثر کو محسوس کرتا ہو لیکن مقتول غیر متاثر ہی رہتا ہے۔

اب ہم بطور مختصر اُن چند موٹی موٹی فتوحات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو گذرے دنوں قادیانی مسیح کے چیلوں کو ہمارے مقابلہ میں حاصل ہوئیں۔ وہ فتوحات جو دیگر مسیحی مناظرین کے مقابلہ میں انہیں نصیب ہوئیں یا جو چھوٹے موٹے احمدی مناظر آئے دن ہمارے مقابلہ میں حاصل کرتے رہتے ہیں ان کے علاوہ ہیں *

(۱) ۱۹۱۷ء میں مسئلہ تثلیث پر بمقام بنگہ قادیانی مسیحیوں نے ہم سے مناظرہ کیا۔ اس میں انہیں فتح نہیں حاصل ہوئی کہ مجبوری و بے بسی کی حالت میں آخری احمدی ہتھیار اعنی مباہلہ سے کام لینے پر اُتر آئے ہم نے بغرض اتمام حجت وہ بھی منظور کر لیا۔ اور اگرچہ احمدی جماعت کا میر مجلس مناظرہ میں اسی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ہمارے برخلاف گڑ گڑا کر بددعائیں کرتا بنگہ کی مسیحی و غیر مسیحی پبلک کو تا دم زیست نہیں بھول سکتا مگر قادیانی جماعت سیلہ کو "اَلّا فی ضلال" کا مصداق پاکر آج تک اس کے وجود سے ہی منکر ہے۔

(۲) مالیر کوٹلہ میں حیات مسیح از روئے قرآن اور سہارنپور میں ختم نبوت از روئے قرآن پر حافظ روشن علی صاحب قادیانی احمدی کے ساتھ ہمارے مناظرے ہوئے۔ ہر دو جگہ میں احمدی فتح پر وہاں کی پبلک کے علاوہ خود حافظ صاحب زبردست گواہ ہیں۔ اس کے بعد وہ کسی اور مسیحی مناظر کے ساتھ مباحثہ کرنے کی جرأت کریں تو کریں۔ مگر ہمارے مقابلہ میں خاموشی کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔

(۳) مکہ میں لاہوری احمدی میر مدثر شاہ صاحب کے ساتھ الوہیت مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چیرمین وہاں کے ایک معزز مسلمان تھے۔ میر صاحب کو اس میں ایسی زبردست فتح نصیب ہوئی کہ پیغام صلح میں فتح کی رپورٹ شائع کرانے میں تو میدان مار لے گئے مگر مدکی میں کسی مسلم یا غیر مسلم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔

(۴) کپورتھلہ میں میاں ابراہیم صاحب قادیانی احمدی کے ساتھ بھی الوہیت مسیح پر ہی مباحثہ ہوا۔ ریاست کے ایک فاضل ہندو مجسٹریٹ چیرمین تھے۔ مناظرہ کے بعد صاحب چیرمین نے احمدی جماعت کی معکوس فتح کا فیصلہ دیا۔ اور خود احمدی مناظر بھی کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ دوسرے دن مباحثہ سے صاف انکار کر دیا۔ ناچار ہم نے کپورتھلہ کے ڈبیٹنگ کلب میں ہندو پریذیڈنٹ کے زیر اہتمام مسیح کی ابن اللہ ہونے پر تقریر کی۔ تقریر کے خاتمہ پر احمدی صاحبان کو مناظرہ کے لئے چیلنج دیا گیا۔ احمدی فتح کا بیان روئداد متعلقہ کلب میں بطور پریذیڈنشل ریمارک موجود ہے۔

(۵) گوجرانوالہ میں مولوی جلال الدین صاحب قادیانی احمدی کے مسئلہ تثلیث پر (دیکھو صفحہ ۱۱)

نورافشان

مطبوعہ ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء

کیا حضرت محمدؐ اور مسلمان صابی مشہور تھے؟

صابی کون تھے؟

قرآن عربی میں ایک دو دفعہ صابئین کا ذکر آیا ہے مگر اسکی کوئی تفصیل نہیں آئی۔ تحقیق الاسلام حصہ اول طبع ثانی کے صفحہ ۱-۹ تک صابیوں کا ذکر کیا گیا ہے پر وہ بھی تفصیل کا محتاج ہے۔ لہذا ذیل کے بیان میں صابیوں کی تفصیل دی جاتی ہے۔

صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور کے پارہ دوم میں ایک طویل روایت آئی ہے جو عنوان بالا پر صفائی سے روشنی ڈالتی ہے۔ ہم ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے اس کا اختصار پیش کرتے ہیں:-

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ . . . . قَالَا لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالَا إِلَى الرَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالَا هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي . . . . . قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ . . . . . قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَبَا خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ . . . . .

ترجمہ۔ مسدد بن مسرہد نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عوف نے . . . . . انہوں نے اس سے کہا خیر اب تو چل۔ اُس نے کہا کہاں چلوں۔ اُنہوں نے کہا اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پاس۔ اُس نے کہا وہ تو نہیں جسکو لوگ صابی کہتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا اُنہیں کے پاس جسکو تو سمجھے۔ آخر وہ دونوں اُسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے (گھر آنے پر عورت کے رشتہ داروں نے پوچھا) ارے فلانی تو نے دیر کیوں لگائی۔ وہ کہنے لگی عجیب بات ہوئی۔ دو آدمی (راہ میں) مجھ کو ملے وہ مجھ کو اس شخص کے پاس لے گئے جسکو لوگ صابی کہتے ہیں . . . . . امام بخاری نے کہا صابی صبا سے نکالا گیا۔ صبا کے معنے اپنا دین چھوڑ کر دوسرے دین میں چلا گیا اور ابو العالیہ نے کہا صابئین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھا کرتے ہیں۔

حاشیہ پر یوں آیا ہے۔ اصل میں صابی اسکو کہتے ہیں جو اپنا دین بدلکر نیا دین اختیار کرے۔ عرب کے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے تھے۔ چونکہ آپ نے اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑ کر توحید پر چل رہے تھے۔ صفحہ ۳۷۴۔

مزید برآں صحیح بخاری مطبع ایضاً پارہ سولہ میں ایک روایت آئی ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ امیہ اور سعد مکہ میں کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ابوجہل نے پا لئے۔ یہ دونوں حضرت محمد کے صحابہ میں شامل تھے۔ ابوجہل انکو کہنے لگا۔ اَلَا اَرَاكَ تَطُوفُ بِمَكَّةَ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمُ الصُّبَاةَ۔ ابوجہل نے سعد کو کہا کیا مزے سے بے ڈر ہوکر مکہ میں طواف کر رہا ہے۔ اور دین بدلنے والوں کو جگہ دی۔ حاشیہ پر یوں آیا ہے۔

حدیث میں صباۃ ہے جو صابی کی جمع ہے۔ مکہ کے مشرک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو صابی کہا کرتے جس کے معنے دین بدلنے والا صفحہ ۲۔

ہمعصر الفقیہ امرتسر مطبوعہ ۱۴ فروری میں ایک بحث کے ضمن میں صابیوں کی حسب ذیل کیفیت بیان کرتا ہے۔

صابی دو قسم ہیں۔ ایک قسم کا فر ہیں۔ اُن کا ذبیحہ حلال نہیں۔ تفسیر احمدی میں ہے ھم صنفان صنف یقرؤن الزبور ویعبدون الملٰئکۃ وصنف لا یقرؤن کتابا ویعبدون النجوم فھولاء لیسوا من اھل الکتاب۔ یعنے ایک قسم تو زبور پڑھتے ہیں اور ملائکہ کی پوجا کرتے ہیں۔ ایک قسم کوئی کتاب نہیں پڑھتے اور ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اہل کتاب نہیں۔

صدیق حسن نے تفسیر فتح البیان صفحہ ۱۲۱ میں ابن تیمیہ سے نقل کیا ہے۔ فان الصابئۃ نوعان صابئۃ حنفاء موحدون وصابئۃ مشرکون یعنے صابیوں کی ایک قسم تو حنفاء موحد ہیں اور ایک قسم مشرک ہیں۔

امام اعظم رحمۃ نے پہلی قسم کے صابی کا ذبیحہ حلال قرار دیا ہے نہ دوسری قسم کا۔

فتاویٰ قاضی خاں صفحہ ۸۰۵ میں ہے۔ انھم صنفان صنف منھم یقرؤن بنبوۃ عیسے علیہ السلام ویقرؤن

الزبور فهم صنف من النصاریٰ و انما احاب ابوحنیفة بحل ذبیحة الصابی اذا کان من هذ الصنف۔ یعنے صابی دو قسم ہیں۔ ایک قسم اول میں عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور زبور شریف پڑھتے ہیں وہ تو نصاریٰ کے ہیں اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے جو صابیوں کے ذبیحہ کی حلت کا فتوےٰ دیا ہے۔ وہ اس وقت ہے جب وہ صابی اس قسم سے ہوں۔ یعنے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے معترف اور کتاب الٰہی کے ماننے والے۔

ہدایہ کتاب النکاح صفحہ ۲۹۰ میں ہے۔

ویجوز تزوج الصابیات ان کانوا یؤمنون بدین ویقرؤن بکتاب لانهم من اهل الکتب وان کانوا یعبدون الکواکب ولا کتاب لهم تجز مناکحتهم لانهم مشرکون والخلاف المنقول فیه محمول علیٰ اشتباه مذهبهم فکل احاب علیٰ ما وقع عنده وعلےٰ هذ احال ذبیحتهم انتهےٰ

یعنے صابی اگر دین رکھتے ہوں اور کتاب پڑھتے ہوں تو اُن کی عورتوں سے نکاح درست ہے۔ کیونکہ وہ اہلِ کتاب ہیں اور اگر ستاروں کی پرستش کرتے ہوں اور کوئی کتاب اُن کے لئے نہ ہو تو اُن کی عورتوں کے ساتھ نکاح درست نہیں۔ کیونکہ وہ مشرک ہیں اور جو خلاف امام اعظم و صاحبین میں منقول ہے وہ اُن کے مذہب کے مشتبہ ہونے پر محمول ہے جس نے اُن کو جیسا پایا ویسا حکم دیدیا اور اسی پر محمول ہے۔ اُن کے ذبیحہ کا حکم۔ یعنے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے صابیوں کی اس قسم کو پایا۔ جو اہلِ کتاب زبور پڑھتے ہیں تو آپ نے اُن کے ذبیحہ کی حلت کا فتویٰ دیا۔ صاحبین نے صابیوں کی دوسری قسم کو جو مشرک تھی پایا اور ممانعت کا حکم دیا۔ حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں

تفسیر اکلیل علیٰ مدارک التنزیل صفحہ ۲۱۹ میں بحوالہ تفسیر مظہری لکھا ہے۔ قال عمر و ابن عباس هم قوم من اهل الکتاب۔ یعنے حضرت عمر و ابن عباس فرماتے ہیں کہ صابی اہلِ کتاب کی ایک قوم ہے۔

تفسیر خازن صفحہ ۵۵ میں ہے قال عمر ذبایحهم ذبایح اهل الکتاب۔ یعنے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اس کا ذبیحہ اہلِ کتاب کا ذبیحہ ہے۔

آنحضرت محمد صلعم کی وفات

صحیح بخاری مطبع احمدی لاہور پارہ اٹھارواں کے حاشیہ پر آیا ہے کہ آنحضرت کی بیماری شنبہ یا چار شنبہ کو ام المومنین میمونہ کے گھر میں شروع ہوئی اور تیرہ دن یا چودہ دن یا دس دن آپ بیمار رہے۔ اور وفات آپ کی پیر کے دن ربیع الاول کی دوسری یا بارھویں تاریخ کو ہوئی۔ بزار کی روایت میں ہے۔ کہ آپ کی وفات گیارھویں رمضان ہوئی صفحہ ۲۶ کا حاشیہ۔ پھر صفحہ ۴۰ کے حاشیہ پر یہ عبارت آئی ہے۔

یہی قول صحیح ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ برس کی ہوئی۔ اور مسلم نے ابن عباس سے نکالا کہ آپ کی عمر ۶۵ برس کی ہوئی۔ بعض روایتوں میں ساٹھ برس مذکور ہیں۔ شاید کسر کو اُڑا دیا بہرحال جمہور علما کا یہی قول ہے کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ اس کے ساتھ چودھویں پارہ کے صفحہ ۷۸۔۷۹ کو مع حاشیہ دیکھو

بخاری پارہ پانچ کے حاشیہ پر آیا ہے۔ کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر پریشانی میں یہ فرمانے لگے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پھر زندہ ہو کر ہمارے پاس آئینگے اور تمام ملکوں کو فتح کرینگے صفحہ ۵۳ اس کے ساتھ بخاری پارہ ۲۹ کا صفحہ ۴۷۔۵۰ تک مع حاشیہ ملاحظہ کرو۔ جہاں خلافت کی مشکل کے حل کرنے کی کوششیں مذکور ہوئی ہیں۔ پھر پارہ پانچ کے صفحہ ۵۴ کے حاشیہ پر حضرت عمر کے یہ الفاظ آئے ہیں۔

کہ آپ ابھی پھر زندہ ہوتے ہیں اور دیکھو دوبارہ تشریف لاتے ہیں۔ اور منافقوں اور کافروں کا ستیاناس کرتے ہیں۔ حضرت عمر کا یہ ڈرانا اور دھمکانا مصلحت سے خالی نہ تھا سیاست مدن میں حضرت عمر کا نظیر صحابہ میں کوئی نہ تھا۔ اس کے ساتھ دیکھو مشکوٰۃ جلد ۸ ربع ۴ صفحہ ۶۸ مع حواشی کو۔

اخبار الفضل قادیان مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء شیعوں کے اخبار سے ذیل کی عبارت نقل کرتا ہے جو وفات رسول پر بھی کچھ روشنی ڈالتی ہے۔

سگاں بر جیفۂ دنیا دویدند
علی با نعش پاک مصطفٰے بود

اس کے سوا ایک مسلم بزرگ جس کا نام دنیا میں مشہور ہے فرما گیا ہے۔

چوں صحابہ حب دنیا داشتن
مصطفٰے را بے کفن بگذاشتن

مولینا روم

نور افشاں کے نامہ نگار صاحبان مضمون لکھتے وقت کاغذ کے ایک طرف لکھیں۔

چرچ مشنری سوسائٹی

چرچ مشنری سوسائٹی کی مالی حالت نازک ہو گئی ہے اور کیٹی تمام دنیا کے کام کے خرچ میں ریڈکشن کرنے کے لئے مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ سوسائٹی کام کے لئے گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال کم روپیہ کام کے لئے جمع کر سکی ہے۔ گذشتہ چھ سال میں سوسائٹی ۷۰۰۰۰ پونڈ اس سے پیشتر کے چھ سالوں سے زیادہ چندہ وصول کر چکی ہے۔ لیکن دوسری طرف اخراجات ۱۰۰۰۰۰ پونڈ زیادہ ہو گئے تھے۔ آمدنی اور خرچ میں جو فرق پیدا ہو گیا۔ وہ زیادہ تر تبادلہ کی وجہ سے ہوا۔ جو چھ برس کے اندر ۳۰۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گیا۔

چرچ مشنری سوسائٹی کی پیرنٹ کمیٹی نے تمام کام کے لئے اس سال ۵۰۰۰۰ پونڈ آمدنی کی بنیاد پر خراتعلی امداد کا انتظام فرمایا ہے۔ یہ گذشتہ سال کی کمی سے بھی کم ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ پنجاب کے تخمینہ میں ۲۵۰۰۰ روپیہ کم کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑی کمی ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر جو موجودہ اخراجات منظور شدہ ہیں وہ اس سال کے پہلے تین ماہ کے لئے ہیں سال کے باقی نو ماہ کے اخراجات میں ممکن ہے کہ اور بھی کمی ہو جائے۔

ایسے حالات کے درمیان ہم اپنا حصہ لینے کے لئے مجبور ہیں۔ خدا کبھی غلطی نہیں کرتا۔ کیا ہماری حدود میں کوئی ایسا مفید کام ہے جو بند کیا جا سکتا ہے۔ کیا ہمارے اندر کام کے کسی حصہ کی بابت یہ خیال ہے کہ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ نہ وہ کسی اعلیٰ غرض کی تکمیل کرتا ہے؟ کیا یہ ہندوستانی کلیسیا کے لئے ایک بلاہٹ نہیں ہے کہ وہ مسیحی خدمت میں پہلے کی نسبت مالی حالت میں بہت بڑا حصہ لیوے۔

اس ڈائیوسس میں چرچ مشنری سوسائٹی کے کام کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس کے چھ شفاخانے ہیں۔ ایک اول درجہ کا کالج ہے۔ آٹھ ہائی سکول ہیں۔ بہت سے دیہاتی مدارس ہیں اور وہ فی الحال ۹/۱۰ میں سے حصہ جماعت کی ذمہ وار اور محافظ ہے۔ جو چرچ سے تعلق ہے۔

یہ کام گذشتہ چند سال پیشتر کی نسبت زیادہ روپیہ کا محتاج ہے۔ انگلینڈ میں چرچ جس قدر روپیہ پیشتر دیتا تھا اسی قدر اب دیتا ہے۔ پر اس سے ہمارے کام کی جملہ ضرورتیں رفع نہیں ہوتی ہیں۔ خدا کا کام روپیہ کی کمی سے کبھی رُک نہیں سکتا اگر موجودہ وقت میں روپیہ کی کمی ہے تو اس کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ ہم نے اسے دانائی سے خرچ نہیں کیا۔ یا ہم نے مسیحی خدمت کے اس وسیلے پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا۔ لاشک ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ پر یہ زمانہ حال کی مسیحی جماعت کی سب سے بڑی ضرورت نہیں ہے۔

موجودہ ضرورت بالعموم کل کلیسیا کے لئے اور خصوصاً کلیسیا کے اس حصے کے لئے جو ہندوستان میں ہے ایک جگانے والا بلاہٹ ہے۔ کیا یہاں ہم چرچ ممبر ہو کر خدا کے کام میں پورا حصہ لے رہے ہیں۔ جب ہمارا خداوند آسمان پر اُٹھایا گیا تو اس نے اپنے شاگردوں کو اپنی روح کا وعدہ کیا۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی اُس نے ایک حکم دیا کہ "تم میرے گواہ ہو گے"۔ آجکل یسوع مسیح کی گواہی دینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم جو چرچ ممبر ہیں یسوع مسیح کے گواہ بنجائیں تو چرچ مشنری سوسائٹی کی مشکلات کافور ہو جاتی ہیں۔ اور اُس کے کام کے حدود کے اندر ایک تروتازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ صرف ہمارے انگلش بھائیوں کی امداد پر ہی منحصر نہیں۔ پر ہماری مسیحی خصلت و سیرت پر منحصر ہے۔ جو ہم یسوع مسیح کے نام کے کہلانے والے ہیں۔

سکریٹری سی۔ ایم۔ ایس پنجاب اور سندھ

ضلع جالندھر کے دیہاتی مسیحیوں کی کانفرنس

بمقام موضع بھولڑیوال

مورخہ ۲۳ تا ۲۶ جنوری ۱۹۲۵ء

بذریعہ اشتہار اعلان کیا گیا تھا کہ موضع بھولڑیوال چھاؤنی جالندھر میں دیہاتی مسیحیوں کی ایک کانفرنس بدیں غرض منعقد کی جاویگی۔ جو جو رسومات قبیحہ دیہاتی مسیحیوں کے درمیان آجکل رائج ہیں۔ ملکر اُن کا قلع قمع کیا جاوے۔ چنانچہ تاریخ بالا پر زیر صدارت جناب پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے۔ ڈسٹرکٹ مشنری جالندھر شہر ایک بڑی بارونق اور کامیاب کانفرنس تین روز تک ہوتی رہی۔ مواضعات بھولڑیوال۔ دستارپور۔ اور علاقہ چھاؤنی کے مسیحیوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا مسٹر ارتھر گھوش۔ بابو فقیر مسیح وسیوا پارٹی سیتاپور نے خوب ہی سیوا کی۔ موضع بھولڑیوال پہلے بھی بہت کچھ ہمت دکھلا چکا ہے۔ جب ڈاکٹر ریڈ صاحب امریکن مشن بورڈ تشریف لائے تھے تو ایک جلسہ بڑی دھوم دھام سے کیا گیا تھا۔ و نیز حضور فیض گنجور پرنس آف ویلز

بہادر کی تشریف آوری کے موقعہ پر ایک دروازہ بنایا تھا۔ جس میں سے حضور ممدوح کی موٹر گذری تھی۔ اس کانفرنس میں ذیل کے معززین بھی تشریف رکھتے تھے۔

مسز ایچ گولکناتھ مع اپنی مس صاحبات کے

مسٹر ڈبلیو گولکناتھ۔

مسٹر اندر گولک ناتھ

مسٹر این۔ ایم۔ ہوز از کپور تھلہ

ماسٹر یوحنا

مسٹر سیموئیل انسپکٹر مدارس دیہاتی۔

اور بھی ایک فوجی نوجوان ٹریٹوریل فوج کے۔ کارندگان مشن وتمام علاقہ کے سپرنڈنٹ صاحبان ان کے علاوہ دو اڑھائی سو دیگر مسیحیوں کا مجمع تھا۔ حاضرین مسیحی جوش سے بھرپور تھے اور تمام کے تمام اس بات پر تلے ہوئے تھے۔ کہ رسومات قبیحہ کا آج جنازہ نکال رہینگے۔ اور اس کے ماتم پر چوہڑوں اور چاروں کو مقرر کر کے ہم مسیحی ہمیشہ کے لئے اسکو خیرباد کہہ کر آزادی حاصل کرینگے۔ اور اپنی جماعتوں اور علاقوں میں خداوند یسوع مسیح کا جلال ظاہر کرینگے۔

بموجب قول خداوند ہم دست بدعا ہیں کہ ہماری روشنی اپنے اپنے دیہات میں چمکے اور لوگ ہمارے نیک کاموں کو دیکھ کر ہمارے آسمانی باپ کی تعریف کریں۔

کانفرنس کا سب سے بڑا مضمون "مسیحی منگنیاں اور شادی کے فضول اخراجات" تھا۔

جناب پادری وزیرشاہ و پادری سندرسنگھ صاحبان نے بڑی وضاحت سے بیان کیا کہ یہ بات خداوند کو پسند نہیں ہے کہ ہمارے بھائی مسیحی کہلا کر چوہڑوں سے منگنیاں اور رشتہ داری کریں اور اپنے آپ کو دن بدن نیچے گراتے چلے جائیں۔ اور غیر مسیحوں کی نقل کر کے اپنا روپیہ جو گاڑھے پسینہ کی کمائی ہے شادی کی فضول رسومات کو عمل میں لاکر خرچ کر دیں۔ پھر بنئے کے پنجے میں پھنس جاویں۔ کہ زندگی بھر رہائی مشکل اور غیر ممکن بنجاوے۔ ذیل کی تجاویز اتفاق رائے منظور کی گئیں۔ جو دیہاتی مسیحیوں کے مفاد کے لئے کتابی صورت میں بھی علیحدہ شائع کی ہیں۔ بقیمت ار سکریٹری دیہاتی کانفرنس بابو گنگارام اے۔ پی مشن نزار پور سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

(۱) قرار پایا کہ جن مسیحیوں نے اپنی اولاد کی منگنیاں چوہڑوں سے کر رکھی ہیں وہ یا تو ایسے چوہڑوں کو مسیحی بنا کر بیاہ کریں یا ایسی منگنیاں فوراً چھوڑ دیں۔

(۲) بوقت منگنی بطور شگن صرف ایک روپیہ دینا ہوگا۔

(۳) شادی کی تاریخ فریقین بہ صلاح جنرل شادی خود مقرر کرینگے۔ کسی حجام یا میراسی یا کسی اور درمیانی کی ضرورت نہ ہوگی۔

(۴) بوقت نکاح برات کے ہمراہ پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہیں لائے جائینگے۔

(۵) لڑکے والے مفصلہ ذیل اشیاء دینگے۔

چار چوڑیاں نقرئی۔ دو کنگن نقرئی۔ انگوٹھی ایک نقرئی۔ دو جوڑے کپڑے و یک جوڑہ پاپوش۔

(۶) جہیز میں۔ تو ایک پلنگ یک بستر ایک تھالیاں دو عدد۔ گلاس دو عدد۔ چھوٹی اور بڑی دیگچی دو عدد کڑاہی ایک۔ صندوق یا ٹرنک ایک۔ ایک جوڑ اکپڑا

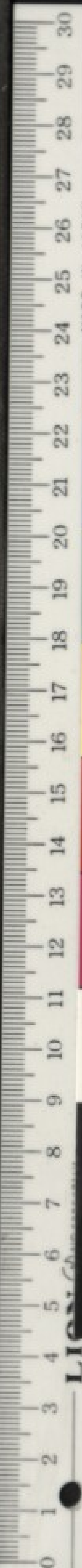
(۷) کسی قسم کا نیوتہ یا تنبول لیا دیا نہ جاویگا دلہن اور دولہا کو جو کچھ انعام ملیگا وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔

(۸) تانگے چھک بالکل معمولی ہوگی۔ جن اشیاء کا ذکر قرارداد نمبر ۶ میں آچکا ہے۔ وہ اشیاء دی جاسکتی ہیں۔

(۹) مختلف دیہات کے چیدہ چیدہ اشخاص کی ایک صدر کمیٹی منتخب کی گئی۔ جو ان رسومات کی نگہداشت کرائیگی۔

(۱۰) اس صدر کمیٹی کے فیصلے کی کسی اپیل بوساطت ڈسٹرکٹ مشنری صاحب جنرل کانفرنس کے روبرو ہو سکیگی۔

بروز اتوار مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۲۵ء کو بوقت صبح مسٹر ایم۔ این ہوز وکیل کپور تھلہ نے "مسیحانہ آزادگی" پر وعظ فرمایا۔ چونکہ آپ نے بزبان پنجابی تقریر فرمائی تھی۔ اس لئے ہر ایک نے بغور اُن کے کلام کو سنا۔ اہل اسلام و دیگر غیر مسیحی بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ مقرر نے بنی اسرائیل کی غلامی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ہم کو غیر تمند گناہ سے آزادگی بلکہ دنیا کو دکھلانا چاہئے۔ آپ نے بہت سی تشبیہات و امثلہ جات سے کلام کو حاضرین کے ذہن نشین کر دیا اور حاضرین میں ایک خاص جوش پیدا ہوگیا تھا۔ اس وقت مسٹر روڈ گولکناتھ و ماسٹر یوحنا و ماسٹر سیموئیل صاحبان نے اپنی خوش الحانی سے



حمد و ثنا گا کر سب کو محظوظ کیا۔ پھر جناب پادری ایچ گولک ناتھ صاحب نے بڑی پُر اثر تقریر فرمائی کہ دیہاتی مسیحی نوجوانوں کو پیشہ معماری۔ بڑھئی۔ موٹر کاری۔ کفش دوزی۔ گھڑی سازی وغیرہ وغیرہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ تمام لوگ اتوار کی شام کو روانہ ہونے کو تھے کہ اہل پھولڑیوال نے اپنے مہمانوں کو ایک اور رات کے لئے ٹھہرا لیا اور بروز پیر مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۲۵ء کو صدر کمیٹی کا جلسہ ہوا اور بابو گنگا رام صاحب سکریٹری مقرر ہوئے۔ وکیل صاحب موصوف نے اپنا روپیہ چندہ دے کر اسی وقت مبلغ [illegible] روپے چندہ اکٹھا کر کے خزانچی صاحب کو دیدیئے۔ اس کانفرنس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ تمام دیہات میں بہت اسکول قائم کئے جائیں اور سی۔ای سوسائٹیز جاری کی جائیں۔ مستورات کو ترغیب دلائی جاوے کہ وہ اتوار کی اور دیگر عبادتوں میں شریک ہوا کریں۔ مکمل کلیسیا میں قائم کی جاویں جن دیہات میں ممکن ہو اپنے معلم یا بابو کی نصف تنخواہ وہ ادا کرے۔ قرار پایا کہ اس کانفرنس کی روئداد مسٹر ہوز مختلف مسیحی اخباروں میں شائع کرا دیں۔ آئندہ جلسہ صدر کمیٹی کا بمقام دیالپور ہوگا جس کی اطلاع بابو گنگا رام صاحب بعد میں دینگے کانفرنس کے مہمان نوازی کے لئے اہل پھولڑیوال اور موضع ستارپور کی سیوا پارٹی کا شکریہ ادا کیا جلسہ کانفرنس دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

(نوٹ) راقم مضمون کی تعریف میں جناب سکریٹری صاحب نے بہت سے صفائی کے الفاظ لکھے تھے۔ جن سے عمداً گریز کیا گیا ہے۔ رہا من آنم کہ من میدانم ہمارا فرض ہے کہ جو کچھ بھی خداوند کی بادشاہت کو پھیلانے کے لئے کر سکتے ہیں کریں۔ نہ کسی تعریف کے لئے بلکہ خدمت کی روح سے۔ اس کانفرنس میں ہر ایک نے بڑی خوشی و خرمی سے۔ ہر کام میں خوب حصہ لیا۔ یہ اسی جگہ تحریک . . . . . ہوئی کہ دوآبہ کنونشن جالندھر شہر میں ۹ اپریل سے ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء تک کی جاوے۔ فقط

خادم قوم۔ ایم۔ این ہوز۔ کپورتھلہ۔

دوآبہ کنونشن یا مسیحی میلہ جالندھر شہر

من ابتدائے ۹۔ اپریل ۱۹۲۵ء

تا ۱۲۔ اپریل ۱۹۲۵ء کی شام تک

مضمون۔ کلیسیائے ہند

بھلا کون نہیں جانتا کہ جو سامان قدرت نے جالندھر کو دے رکھے ہیں شاید ہی پنجاب کے کسی ضلع کو نصیب۔ یہ ضلع نیشکر کے لئے مشہور ہے اس واسطے یہاں کی ہر ایک چیز شیریں ہے۔ یہ مسیحی میلہ بھی بڑا شیریں۔ پُر لطف اور بارونق ہوگا۔ اس کنونشن کے مربی ہمارے مہربان جناب کنور رگھبیر سنگھ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر صاحب ہیں۔ رہائش کا انتظام حسب دلخواہ کیا گیا ہے جس کے لئے پیسہ تک بھی نہیں لیا جاویگا۔ خوراک اعلےٰ سے اعلےٰ اور نفیس سے نفیس سستے داموں پر ملیگی۔ خالص دودھ خالص گھی۔ خالص کلام۔ محبت لاثانی۔ کلیسیائے ہند کی بہتری و بہبودی کی تجاویز یہاں پیش ہونگی ذرا تشریف لا کر حظ اٹھائیں۔ احباب کو ہمراہ لائیں۔ مقرران وہ مقرر کئے گئے ہیں جن کے کلام کی تاثیر مشہور ہے۔ خلاً

جناب بزرگ پادری رحمت مسیح صاحب واعظ۔ پادری رائے ٹھاکر داس صاحب پادری عبدالحق صاحب۔ پادری ایس۔ این طالب الدین صاحب۔ مسٹر کے۔ ایل رلیارام صاحب۔ جناب بزرگ پادری ار۔ ایم پیٹرسن صاحب وغیرہ۔

غیر مسیحیوں کے لئے بھی لکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ تحقیق مذاہب کا بھی جلسہ ہوگا۔ نوجوانوں کے لئے شام کے وقت کھیلوں کا بھی انتظام ہے اس مسیحی میلہ میں گانے بجانے کا خاص انتظام ہے۔ گویا پنجاب کے چیدہ چیدہ گانے والے مدعو کئے گئے ہیں۔ موسم خوشگوار۔ جگہ موزوں۔ کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آنے سے پیشتر ذیل کے پتے پر اطلاع دیں۔ آپ کے پہنچنے سے پہلے آپ کے واسطے انتظام پیشتر سے ہو جائیگا۔ مفصل پروگرام بعد میں شائع کیا جائیگا۔

المشتہر

آپ کا خادم۔ ایم۔ این۔ ہوز۔ جنرل سکریٹری دوآبہ کنونشن۔

ریاست۔ کپورتھلہ

یادرفتگان

آپ کے بہت سے دوست و آشنا اس خبر کو نہایت افسوس سے سنینگے کہ ماسٹر امام الائیز صاحب جو تقریباً دو سال سے لائلپور میں بشارت کی خدمت کرتے تھے مورخہ ۱۴ فروری کو ایک دو ہفتہ کی بیماری کے بعد خداوند میں سو گئے۔ آپ کا جنازہ سبت کے روز بڑی رونق سے ہوا۔

آپ ایک دیندار مسیحی۔ سرگرم اور دلیر منادو اور عوام میں ہر دلعزیز شخص تھے۔ آپ کے چلے جانے سے کلیسیا میں ایک پُرجوش رکن کی جگہ خالی ہو گئی ہے۔ دعا ہے کہ خدا انکی بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو تسلی بخشے اور انکی حفاظت کرے (وزیر حنیف)

پولیٹیکل دھرم کی فوجی تیاریاں

پہلے تلوار پھر پرچار

"دنیا میں متعدد مذاہب اور صدہا عقائد ہیں ہر مذہب و عقیدہ متعقد اس کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ تو قطعی ناممکن ہے کہ یہ جملہ مذاہب اختلافات باہمدیگر کے باوجود سب کے سب صادق و منجانب اللہ ہوں۔ مگر یہ سچ ہے کہ ہر مذہب کے معتقدوں کو اس پر یقین ہے اور وہ اسی یقین کی وجہ سے اس سے جدا ہونے کو تیار نہیں ہوتے۔

لیکن روئے زمین پر آریہ سماج ہی ایک ایسی جماعت ہے جو مذہب کو صرف حصول سوراج کا ذریعہ سمجھ کر مانتی ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر ایک قدم پر وہ مذہبی اصولوں کو سیاست پر قربان کرنے کو تیار پائی جاتی ہے۔ آریہ سماج کے بانی نے ستیارتھ پرکاش میں جہاں تمام مذاہب غیر ہنود کی تردید کی ہے وہاں جملہ فرق ہنود غیر آریہ سماج کے خلاف بھی وہ بے نظیر بدزبانی و درشت کلامی کی ہے کہ اس کی حقیقت اس کے مطالعہ کنندگان پر بخوبی روشن ہے۔ مگر مسلمان اور انگریزوں کو آریہ ورت (ہندوستان) سے نکال دینے کے لئے آج تمام آریہ سماجی ہندو دھرم۔ ہندو کتب۔ ہندو مندروں اور دیوتاؤں ہندو رسوم و عقائد اور ہندو تفاسیر وید کو ماننے اور ان کے سامنے سر جھکانے لگ گئے ہیں۔ ورنہ مذہب کا تو یہ تقاضا تھا کہ جس امر کو اسّت (یعنی ناراستی) کہا گیا ہے۔ اُس کی کبھی بھی حمایت نہ کرتے۔ ہم دعوے سے اعلان کرتے ہیں کہ آریہ سماج کے کسی بھی اصول مختصہ مندرجہ ستیارتھ پرکاش کو لے لیجئے ہم ثابت کر دینگے کہ ملکی جنگ اور دنیوی نفع کی خاطر آج آریہ سماج نے اسے ترک کر دیا ہے۔ تاکہ پہلے تمام اہل ہنود کو ہمراہ کر کے جمعیت بنا لیں اور پھر مسلم اور انگریز آبادی کو ہند سے خارج کر کے ملک کے واحد مالک بنجائیں

اگر ازمنہ سابقہ میں

اسلام بزور شمشیر پھیلا ہو تو بھی یہ حقیقت ہے کہ آج کسی ملک کے مسلمان تلوار لیکر غیر مسلم لوگوں کو مسلم نہیں بنا رہے ہیں۔ لیکن آریہ پترکا بریلی لکھتا ہے کہ مسیحی دھرم بھی اسلام کی طرح بزور شمشیر پھیلا ہے (ملاحظہ ہو ۱۶ نومبر کی اشاعت) چونکہ آریہ سماج پولیٹیکل جماعت ہے جس نے مذہب کا برقع پہن لیا ہے اور سیاست مروجہ کا ایک اعلیٰ اصول یہ بھی ہے کہ مخالف کے خلاف وسیع پیمانہ پر خواہ مخواہ ایک بہت بڑی بدظنی پھیلا دو کہ وہ بدنام ہو جائے۔ تاکہ اگر وہ اپنی صفائی پیش بھی کرنا چاہے تو کوئی اس کی بات پر کان ہی نہ دھرے۔ یہی وجہ ہے کہ اب پھر اس نے انگریزوں کے مذہب کو بدنام کرنا شروع کر دیا آریہ سماج کی ہر تقریر۔ ہر تحریر اور ہر گفتگو میں یہ دور اندیشانہ سیاسی حکمت عملی ہے کہ اس وقت انگریزوں کے خلاف وسیع بدظنی پھیلا دی جائے۔ اور پبلک کی ہمدردی آریہ سماج سے ہو جائے یہ جو تمام آریہ اخباروں میں پڑھا جاتا ہے کہ ہندو کمزور اور بزدل ہیں۔ ہر جگہ مار کھاتے ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ اہل ہنود کے جور و جبر کا کوئی یقین ہی نہ کرے۔ اس نشر و اشاعت سے ہندوؤں کو مقابلہ کرنے کی عملی تیاریوں کی ہدایات دی جاتی ہیں۔ تاکہ کسی وقت مناسب پر وہ ایک ہو کر تمام غیر ہنود آبادی پر پل پڑیں۔ ورنہ یاد رکھو ہندو ہرگز ایسے گئو۔ بزدل اور کمزور نہیں ہیں جیسا کہ مانا جاتا ہے۔ لوگوں کو تو بدنام کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے بزور شمشیر اپنے مذاہب کی اشاعت کی۔ مگر آپ یہ سٹھانے بیٹھے ہیں کہ اس وقت تک اشاعت این فضول ہے جب تک ہاتھ میں تلوار نہیں لی جاتی

> الٰہی خیر ہو جلاد کا خنجر نکلتا ہے
> بلا یہ کس کے سر آتی ہے یہ کس پر نکلتا ہے

آج عروج تہذیب کمال شائستگی اور زوال وحشی پن کے زمانہ میں تمام دنیا میں تلوار لیکر اگر کوئی جماعت دھرم کی اشاعت کو نکلنا چاہتی ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ اس میں شک نہیں کہ زمانہ سابقہ میں ہندو بزرگوں نے یہی اوزار استعمال کئے۔ مگر اس تہذیب و شائستگی کے زمانہ میں جبکہ یہ ذریعہ قابل نفرت و موجب حقارت ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ متھرا میں جہاں کہ بیان کیا جاتا ہے دو لاکھ سے زیادہ ہندو جمع ہوئے تلوار سے دھرم کے پھیلانے کا وچار ہو چکا ہے چنانچہ آریہ سماجی اخبار ملاپ لاہور لکھتا ہے کہ "نشچے ہوا کہ رشی دیانند جی کی وصیت کے مطابق دیش ودیشانتروں اور دیپ دیپانتروں میں ویدک دھرم کا پرچار کیا جائے اور غیر ممالک کے پرچار کے لئے فنڈ کھولا جائے۔ . . . . . .

مہاشہ راجپال جی صاحب اس کے خلاف بولے اور کہا کہ جو رستاؤ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے میں اُس کی حفاظت میں کھڑا ہوں۔ سوامی جی نے بھی کوئی بات ایسی نہیں کہی جس سے ظاہر ہو کہ ممالک غیر میں پرچار ہو۔ ممالک غیر میں کسی طرح بھی پرچار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ

حکومت اپنی نہ ہو۔ بدھ دھرم اور عیسائی مذہب کی تاریخ شاہد ہے کہ راج سے ہی پرچار ہوتا ہے۔ راج غیر ممالک کے بیچ پرچار میں مدد دیتا ہے ہمیں اپنی ساری توجہ ہندو قوم کو آریہ بنانے میں لگانی چاہیے۔ تاکہ ہندوستان کو آریہ ورت بنائیں اس سے آزادی حاصل ہوگی اور پھر غیر ممالک کی طرف قدم بڑھائیں" (ہلہ ۲۵-۲۰ صفحہ ۲) باقی باقی

خان

تصحیح

گذشتہ پرچہ میں بعض ایسی غلطیاں کتابت میں رہ گئیں جنکا ذکر اس پرچہ میں ضروری معلوم ہوتا ہے صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۱۲ بجائے متجاوز کے تجاوز چھپ گیا۔

صفحہ ۹ سطر ۱۶ بجائے مقتبسہ کے مقتسبہ چھپ گیا

" کالم ۲ سطر ۲ " آنا نصار لی کے ان نصاری چھپ گیا

صفحہ ۹ کالم ۳ سطر ۱۸ اور ۲۲ بجائے "مسیح موعود کی بعثت" کے مسیح موعود کی بُعثت چھپ گیا۔

ضرورت

ایک مسیحی اُستانی ٹرینڈ جے۔ وی کی ضرورت ہے۔ اسکول کرسچن لڑکیوں کے لئے چوتھی جماعت تک ہے۔ درخواستیں مع نقول اسناد اور سرٹیفکیٹ اور تنخواہ مطلوب ذیل کے پتہ پر روانہ کریں۔

المشتہر

پادری اے۔ بی چندو لعل

تفسل بنک شملہ

سرکاری اعلان

ہندوستانی شرفا کا سینڈہرسٹ رائل ملٹری کالج میں داخلہ

۱۔ کالج مذکورہ بالا میں ہندوستانی امیدواروں کے داخلہ کی شرط انٹرنس امتحان کا پاس ہونا ہے جس کے لئے امیدوار ۲۵ مئی سنہ ۱۹۲۵ء کے روز لئے جائینگے۔ جو سینڈہرسٹ کالج کے کورس کو ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء میں شروع کرینگے۔

۲۔ امیدواروں کی عمر پہلی جولائی سنہ ۱۹۲۵ء کے روز ۱۸ برس سے ۲۰ برس تک ہونا ضروری ہے۔

۳۔ کالج کورس کی پڑھائی وہی امیدوار کرینگے جو انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہونگے اور گورنمنٹ ہند سے منتخب کئے جائینگے اور اُن کی تعلیم ۱½ سال تک ہوگی۔ کالج کے مختلف اخراجات کے لئے تخمیناً مبلغ ۶۵۰۰ روپیہ سالانہ کا خرچ برداشت کرسکینگے۔ پرائیوٹ شرفا کے لڑکوں کے لئے مبلغ ۴۷۰۰ روپیہ تک خرچ سالانہ درکار ہوگا۔ فوجی افسروں کے لڑکوں کے لئے ضروری ہے کہ اخراجات پیشگی اور متواتر ہر ایک کورس کی ابتدا ہی میں مہیا کئے جائیں

۴۔ انٹرنس کے امتحان کے درخواستوں کے فارمس اور شرائط وضابطے اور مضامین کا خلاصہ ہز ایکسیلنسی دی گورنر پنجاب کے پرائیوٹ سکریٹری سے درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

۵۔ امیدواروں کو چاہئے کہ وہ اپنی درخواستیں ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور ڈویژنوں کے کمشنر کی معرفت روانہ کریں جس میں وہ سکونت رکھتے ہیں۔ اور درخواستیں وقت کا خیال کر کے بھیجی جائیں کہ پرائیوٹ سکریٹری تک اپنے وقت پر پہنچ جائیں۔ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء سے پہلے پہلے درخواستوں کا پہنچنا ضروری ہے۔ تاریخ مذکورہ کے بعد کوئی درخواست قبول نہ کی جائیگی۔ درخواستوں کے ہمراہ چیچک کے ٹیکا کا سرٹیفکیٹ شرائط وضابطہ پیراگراف ۱۸ کے موافق آنا لابدی سمجھا جائے۔

۶۔ جو امیدوار کمشنر کی سفارش حاصل کرینگے اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ دوسری اپریل کی شام کے ۲½ بجے گورنمنٹ ہاوس میں انتخاب کرنے والی کمیٹی سے ملاقات کریں۔

پی۔ ڈڈ کالنس

سینئر اسسٹنٹ سکریٹری گورنمنٹ پنجاب

لاہور

۱۷ فروری سنہ ۱۹۲۵ء

خبریں

کلکتہ ۲۲ فروری۔ بنگال کونسل کے مسلمان ممبران کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جنہوں نے وزراء مقرر کرنے کے حق میں رائے دی تھی جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

۱۔ فرقہ وارانہ تنازعات سے بچنے کے لئے وزراء کی تعداد چار کر دی جائے۔ جن میں سے دو ہندو ہوں دو مسلمان۔

۲۔ مسلمان ممبران کونسل ان دونوں وزراء کی حمایت کرینگے۔ جنہیں ہز ایکسیلنسی گورنر تجویز کے حق میں رائے دینے والوں میں سے منتخب کرے۔

اس سلسلہ میں مسٹر فضل حق۔ مسٹر غزنوی



خان بہادر، نواب سید علی چودھری ۔ خان بہادر شجاعت علی بیگ اور خان بہادر محبوب علی کے نام لئے گئے اور قرعہ ڈالنے پر مسٹر فضل حق اور مسٹر غزنوی کے نام نکلے ۔

یقین کیا جاتا ہے کہ ہز ایکسیلنسی گورنر بنگال کو قرعہ اندازی کے اس نتیجہ سے مطلع کر دیا جائیگا تاکہ وہ مسلمان ممبران کی خواہش پر صدر دانہ غور کر سکیں ۔ اسی قسم کا ہندو ممبران کا ایک اور جلسہ شام کے چار بجے ہونے کی امید ہے ۔

(بندے ماترم)

امرتسر ۲۳ فروری ۔ کینیڈین شہیدی جتھہ جو سمندر پار سے آئے ہوئے خالصہ جی پر مشتمل تھا فروری کو جیتو میں گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ (رر)

رنگون ۲۱ فروری ۔ گورنر نے اجلاس کونسل نے دفعہ ۱۶ ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ہنزادہ ضلع میں مزید ۱۳ مجالس کو خلاف قانون قرار دیا ہے ۔ (رر)

لنڈن ۲۳ فروری ۔ آج ہوس آف کامنز میں مسٹر وارڈ لو ماٹیلن نے دریافت کیا کہ اُن تجاویز کے متعلق جو ہندوستان میں فوج کے ہندوستانی بنائے جانے کے متعلق پچھلے دنوں اصلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو شہادت میں پیش کیگئی تھیں کہ گورنمنٹ کا رویہ کیا ہے ۔ لارڈ ونٹرٹن نے کہا کہ گورنمنٹ ہند ابھی تک مڈیمین کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے ۔ اور میں اس وقت کوئی بیان دینے کے ناقابل ہوں ۔

سر ڈینک نیلسن کو جواب دیتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن نے بیان کیا کہ لی کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے قانون پاس کیا جانا ضروری ہے ۔ اور یہ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی ترمیم کے متعلق ایک بل کی صورت میں ہوگا (رر)

کلکتہ ۲۳ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کونسل کے ہندو ممبروں نے جنہوں نے کل بجٹ اجلاس کونسل میں وزراء کی تنخواہوں کے ریزولیوشن کی حمایت کی تھی ۔ اس بات پر اتفاق رائے ظاہر کیا کہ دو وزیر ہندو اور دو مسلمان مقرر کئے جائیں ۔ (رر)

لنڈن ۱۹ فروری ۔ آج صبح ½۹ بجے جاری شدہ ایک بلیٹن مظہر ہے کہ ملک معظم نے بہتر رات گذاری اور آپ اگرچہ سست رفتار سے لیکن تسلی بخش طور پر ترقی کر رہے ہیں ۔ آج اور کوئی اعلان شائع نہیں کیا جائیگا ۔ (رر)

لنڈن ۲۰ فروری ۔ آج صبح پونے دس بجے جاری شدہ بلیٹن مظہر ہے کہ باوجودیکہ ملک معظم نے قدرے بے چینی سے رات گذاری لیکن وہ سست رفتار سے ترقی کر رہے ہیں ۔ آج صبح ڈاکٹران زرا زیادہ دیر تک اُن کی خدمت میں حاضر رہے ۔ ۱۰ بجے کے بعد تک سرکاری بلیٹن جاری نہیں کیا گیا تھا ۔ اور اس کی اشاعت میں تاخیر کی وجہ سے تشویش پیدا ہو گئی تھی ترقی اتنی اچھی نہ ہو جتنی کہ کل تھی ۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ تشویش کی کوئی وجہ نہیں ۔ کیونکہ صرف گلے میں تکلیف رہنے کی وجہ سے انہیں قدرے بے چینی رہی تھی ۔ (رر)

آکسفورڈ ۲۲ فروری ۔ بکنگھم کل سے جاری شدہ آج کی بلیٹن مظہر ہے کہ ملک معظم کی ٹمپریچر ابھی نارمل نہیں ہوئی ۔ لیکن آپ بدستور ترقی کر رہے ہیں اگرچہ سست رفتار سے

لنڈن ۲۲ فروری ۔ ملک معظم نے بہت عمدہ رات گذاری آپ بہت اچھی طرح ترقی کر رہے ہیں ۔ (رر)

آریہ سماج کی تردید میں ٹریکٹ

	تعداد	فی سینکڑہ
نمبر۱ وید تین ہیں یا چار	۲ پائی	عا
نمبر۲ ویدوں کی تعداد میں اختلاف	۳ پائی	عہ
نمبر۳ وید کے ملہمین میں اختلاف	۶ "	عا
نمبر۴ کیا وید الہامی ہیں	۳ "	عہ
نمبر۵ ابطال ازلیت وید	۹ پائی	ے
نمبر۶ ویدک ایشور مجسم ہے	۶ "	عا
نمبر۷ ویدک ایشور کی کم علمی	۶ "	عا
نمبر۸ ویدک ایشور کی صفات	۶ "	عا
نمبر۹ ویدک توحید کا آئینہ	۶ "	عا
نمبر۱۰ ویدک ایشور	۶ "	عا

محصول ڈاک ہر حال میں بذمہ خریدار ۔ ۸ سے کم کے لئے پیشگی رقم بمعہ محصول ڈاک آنی چاہئے ناظرین جلد خرید لیں ۔

ایم ۔ کے ۔ خان ۔ مہاں سنگھ باغ ۔ لاہور

چونکہ گورنمنٹ افغانستان کی شرائط کی تعمیل میں ناواجب تاخیر ہوئی ۔ اسلئے احکام افغانستان نے خوست کے جنگلوں کے چند قبائل کے خلاف مزید کارروائی کرنا ضروری خیال کیا ۔ چنانچہ ۔ ۱۷ فروری کو دو یا تین اطراف سے فوجی دستے اس علاقہ میں داخل ہوئے ۔ اُن کا بڑا مقصد چند ملکوں کو گرفتار کرنا اور اُن کے ساتھیوں کو سزا دینا تھا کچھ لڑائی بھی ہوئی ۔ جس میں مطلوبہ ملکوں میں سے ایک مارا گیا ۔ (بندے ماترم)



مناظرہ ہوا۔ جیرمین ایک مسلمان ای۔ اے۔ سی تھے۔ اس احمدی مناظر نے ہمارے مقابلہ میں ایسی مدلل تقریر کی کہ چوتھی مرتبہ جب فاضل احمدی بولنے کو کھڑے ہوئے تو چیرمین نے باوجود مسلمان ہونے کے بھی یہ کہہ کر بولنے سے روک دیا کہ ایسی فضول گفتگو سے کچھ فائدہ نہیں۔ میں اس بحث کو بند کرتا ہوں۔ قادیانی مناظر نے ہماری تقریر کے بعد پہلی مرتبہ ہی اُٹھ کر ہماری دلائل پر تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ پبلک ان کو سمجھ نہیں سکی اور ایک کاپی اُٹھا کر جس کے بیشتر مضامین مسٹر اکبر مسیح مرحوم کے رسالہ **الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح** سے اُڑائے ہوئے تھے۔ پڑھنی شروع کی۔ ہم نے اپنی باری میں اُن سے کہہ دیا کہ پبلک تو درکنار مجھے خود جناب کی نسبت بھی یہی شبہ ہے اور اگر میرا یہ خیال غلط ہے تو دلائل کا نقش ویسے ہی صرف اعادہ ہی فرما دیویں تو معلوم ہو جائیگا کہ آپ کہاں تک سمجھ تو گئے ہیں۔ اس کا جواب فاضل مقرر نے یہ دیا کہ مجھے ان پڑھ نہ سمجھ لینا۔ میں پنجاب یونیورسٹی کا سند یافتہ فاضل ہوں۔

ایک اور قابلِ ذکر لطیفہ یہ کہ تیسری مرتبہ جب فاضل احمدی کے پاس بولنے کو کچھ نہ رہا۔ اور تقریر میں لڑکھڑا گئے تو ایک مددگار نے کاغذ پر کچھ لکھ کر جھٹ اُن کے حوالے کر دیا اور طرفہ یہ کہ گھبراہٹ میں وہ بھی نہ پڑھا گیا اور دو تین منٹ تک خاموش کھڑے کاغذ کی طرف ہی دیکھتے رہے تس پر کسی اور محسن نے ایک پُرزہ ذرا صاف لکھ کر آپ کے ہاتھ میں دیا۔ جس کو پڑھ کر خدا خدا کر کے آپ نے اپنے منٹ پورے کئے۔ گوجرانوالہ کی غیر احمدی پبلک اس لاثانی احمدی فتح کو تا ابد نہیں بھول سکتی۔ جو فاضل الفضل نے دی۔

"رونے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں"
کا مصداق بنکر حاصل کی ہے۔

(۶) سیالکوٹ میں مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی احمدی کے ساتھ دو روز تک مسئلہ تثلیث و الوہیت مسیح پر مناظرہ ہوتا رہا۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی میر مجلس تھے۔ ان مناظروں میں جو کچھ کامیابی احمدی جماعت کو ہوئی اُس کے گواہ جناب میر مجلس اور سیالکوٹ کی تمام غیر احمدی پبلک ہے۔ احمدی مناظر نے ایسی زبردست و مصمت تقریر کی کہ بھری مجلس میں خدا تعالےٰ کی وحدت محضہ کا صاف انکار کر دیا۔ اور الوہیت مسیح پر بحث کرتے ہوئے کہہ دیا کہ پادری صاحب کی دلائل سے تو صرف مسیح کا ازلی اور علّت محدثہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ اُس کا خدا ہونا۔

(۷) لائلپور میں مولوی غلام رسول صاحب قادیانی احمدی کے ساتھ مسئلہ کفارہ پر مناظرہ ہوا۔ شرائط کے مطابق ہر دو فریق کی جانب سے ایک ایک چیرمین ہونا چاہئے تھا۔ مگر احمدی منصف مزاجوں نے دھینگا مشتی سے شیر نیستانِ قادیاں یعنی میر قاسم علی صاحب بہادر کو ہی واحد چیرمین بنا کھڑا کیا۔ علاوہ ازیں ہمارے لئے یہ خاص رعایت بھی روا رکھی گئی کہ احمدی مناظر بحیثیت معترض چار دفعہ کھڑے ہوئے اور کل ۹۰ اعنی ۴۵ + ۲۰ + ۱۵ + ۱۰ منٹ بولے۔ اور ہمیں مجیب ہونے کی حیثیت میں بھی تین دفعہ ۲۰ + ۱۵ + ۱۰ کل ۴۵ منٹ ہی بولنے کی اجازت دی گئی۔ باایںہمہ جیسی فتح نصیب اعدا احمدی جماعت نے پائی۔ اُس کی دردبھری مگر دلچسپ داستان لائلپور کے مقامی اخبار جاگرت نے اُنہی دنوں کہہ سنائی۔ دار الامان والوں نے حسب معمول اس مباحثہ کو بھی اعجازی آنکھ سے دیکھا اور قادیانی گراموفون "الفضل" میں فتح کا ترانہ بھی گا سنایا۔ ہم نے احمدی رپورٹر کی بانگ بے ہنگام سے متاثر اور الفضل کی مزخرفات سے متکیف ہو کر اپنی لائلپور والی تقریر نورافشاں میں شائع کرا دی۔ جس پر معزز مدیر نورافشاں نے الفضل کو چیلنج دیا کہ اگر ہمت ہے تو اس کا جواب شائع کرد۔ یہ چیلنج آج تک قادیانی بارگاہ سے شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکا۔

(۸) قادیانی احمدیوں کی بستی گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ میں مناظرہ کے لئے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مصری ثم القادیانی تشریف لائے۔ بکمال دو دن کی بات چیت اور خط و کتابت کے بعد مضامین۔ اوقات اور جگہ وغیرہ کے متعلق کل شرائط قرار دی جا چکیں اور ہم عین وقت پر تیار ہو کر مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔ مگر قادیانی بہادروں نے کچھ ایسی چپ سادھ لی۔ کہ غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے شرم دلائے جانے پر بھی کروٹ نہ بدلی اور ہمیں مصری دیدار تک نصیب نہ ہوا۔ اس مناظرہ کے متعلق قادیانی محررین کے دستخطی چٹھے ہمارے پاس موجود ہونے کے باوجود بہادر الفضل نے اس دیدہ دلیری سے کام لیا کہ کسی نو قادیانی شیخ صاحب کی قلم فتح رقم سے عیسائی پادریوں کے بھاگ جانے کی خبر طفرازش مشتہر کر ہی دی۔

(۹) لاہوری دیگر مسیحی مناظرین کے ساتھ ہم نے بھی ایک مسئلہ الوہیت مسیح پر تقریر کی۔ لاہوری احمدیوں کی طرف سے مولوی عصمت اللہ صاحب معترض تھے۔ لیکچروں کے اختتام پر

ایک دن تمام مذاہب کے نمایندوں کو اپنے اپنے مذہب کی فضیلت بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس روز ہمارے مقابلہ میں مسلم نمایندہ کی حیثیت میں خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری احمدی نے تقریر کی۔ ان دنوں دیگر مسیحی علماء کے اور ہمارے مقابلہ میں جیسی کچھ احمدی جماعت کو نمایاں کامیابی ہوئی اُس کا نظارہ مدیر پیغام اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

(۱۱) جہلم میں مولوی صاحبان عبد الحق و عصمت اللہ لاہوری احمدیوں نے باری باری سے یکے بعد دیگرے پورے چار گھنٹے ہمارے ساتھ مناظرہ کیا۔ اس مناظرہ میں احمدی مناظروں کے باری باری سے ہاتھ بٹانے کے باوجود ہم پادری پر دو احمدی بہادروں کو ایسی دوسری فتح حاصل ہوئی کہ شہر جہلم کی دیواروں کے اینٹ پتھر بھی احمدی فتح کے نعرہ لگا رہے تھے اور احمدی مناظروں کے چہرے مارے خوشی کے زرد پڑ گئے تھے۔ اور عجیب بات یہ دیکھی کہ اس مناظرہ میں قادیانی پارٹی کے . . . . .

پادری افگن خاں جناب شیخ عبد الخالق

صاحب نو قادیانی بھی لاہوری پارٹی کے مناظروں کی ہمت افزائی کے لئے کوشش کرتے رہے اس وقت مسیح کی مخالفت میں ہیرودیس و پلاطوس کی دوستی کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔

(۱۱) گوجرانوالہ میں مولوی غلام رسول صاحب قادیانی احمدی نے ہمارے مقابلہ میں حقیقی مذہب پر تقریر کی۔ اس دفعہ بھی احمدی جماعت کو جو کچھ فتح نصیب ہوئی۔ اُس کا ذکر آج تک گوجرانوالہ کے غیر احمدی مسلمانوں کے ورد زبان ہے۔

(۱۲) سیالکوٹ میں بجواب چیلنج جناب مفتی محمد صادق صاحب فاتح اعظم قادیانی احمدی ہمارے مقابل صف آرا ہوئے وہاں سے جس فتح و فیروز مندی کے ساتھ جناب مفتی صاحب نے واپس دار الخلافہ کی طرف مراجعت فرمائی اُس کا چرچا آج تک سیالکوٹ کی غیر احمدی پبلک کی زبانوں پر ہے اور اب حضرت مفتی صاحب خواہ کچھ ہی فرماتے رہیں۔ مگر سیالکوٹ کے لکھے ہوئے اُن کے بخط خود تناوی ہمارے محفوظ ہیں۔

(۱۳) فیروزپور میں قادیانی احمدی مولوی غلام رسول صاحب نے باقاعدہ مباحثہ سے صاف انکار کر چکنے کے بعد عام معترضین کے ساتھ ہمارے لیکچر پر اعتراض کرنے کو کھڑے ہوئے۔ وہاں پر جو کچھ فتح احمدی جماعت کو حاصل ہوئی اُس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بعد غیر احمدی مسلمانوں نے بھی مسئلہ ختم نبوت پر تقریریں کر کے اور احمدی جماعت کو مباحثہ کا چیلنج دے کر احمدی دلائل کو بے اثر ثابت کیا۔

(۱۴) لودھیانہ میں ایک قادیانی احمدی نے جو فتح ہمارے مقابل حاصل کی ہے اُس کا ذکر ہمارے فاضل دوست مولوی حشمت اللہ صاحب کی قلم حقیقت رقم سے نور افشاں میں نکل چکا ہے اس فتح کی بنا پر ہمارے قادیانی دوستوں نے ہمیں یہ سطور لکھنے پر مجبور کیا ہے۔

(۱۵) انبالہ میں قادیانی احمدی مولوی عمر دین صاحب شملوی کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ اُس میں بھی احمدی جماعت نے ایسی کھلی فتح حاصل کی کہ انبالہ شہر کی پبلک نہیں بھول سکتی۔ (باقی باقی)

عبد الحق

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۲۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری تک فی طالب علم پانچ روپیہ اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔

کلاس فیس سرکاری کا ⅔ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بنتی بنایا ہوتا ہے علاوہ ازیں جر بکشا اعمہ سے مالہ تک کے دکول ... مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوانچند صاحب پروپرائٹر چھپا۔